نادرا سے جوابِ شکوہ

صدائے ولائت۔ علی حسنین رضوی

لائقِ تحسین ہیں وہ اذہان جنھوں نے عصرِ حاضر کی ضروریات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے نادرا جیسے ادارے کی بنیاد رکھی۔ یقینی طور پر نادرا کے پاس موجود معلومات پاکستان کی قیادت اور اداروں کے لئے بہترین فیصلہ سازی میں معاون کا کردار ادا کرسکتی ہیں۔ آیئے نادرا کی بنیادی ذمّہ داریاں اور نادرا کے دیگر فوائد کا مختصراً جائزہ لیتے ہیں۔

سادہ لفظوں میں نادرا کا بنیادی کام عوام کو ایک سرکاری شناخت دینا ہے۔ بعد میں اِن شناختی معلومات کا بہتر استعمال ایک ''اضافی'' کام ہے۔ جناب طارق ملک صاحب کے شائع شدہ کالم مورخہ 4 مارچ 2013 میں سارا زوران معلومات کے تجزیئے اور افادیت پر تھا، اس منصب پر فائز شخصیت سے پہلا سوال یہ ہونا چاہئے کہ کیا آپ کا ادارہ اپنا بنیادی کام صحیح طریقے سے انجام دے رہا ہے؟ مجھے یقین ہے کہ اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے چیئرمین صاحب کو کچھ خاص تردّد نہیں کرنا پڑے گا اور جواب یقیناً مایوس کُن ہوگا۔ نادرا اپنی بنیادی ذمّہ داریاں بہت بہتر طریقے سے انجام دے سکتا ہے۔ مگر اپنی تخلیق کے قریب 13 سال بعد بھی نادرا اپنے آپریشنل معاملات کو اس حد تک بہتر نہیں کرسکا کہ عام آدمی کو اُن کی شناختی دستاویز با آسانی مل سکے اور موجودہ دردناک طریقہ کار سے اُن کی جان چھٹ جائے۔ بیرونِ ملک مقیم لوگوں کی تو نادرا سے شکایات لامتناہی ہیں اور بتدریج بڑھتی جارہی ہیں اور نادرا کے اندورنی معاملات بھی ایک بڑا سوالیہ نشان ہیں۔

بدقسمتی سے پاکستان میں حالات کچھ ایسے ہو چکے ہیں کہ اگر ٹرین راولپنڈی سے کراچی کے لئے روانہ ہو...اور وہ سوہاوہ تک بھی پہنچ جائے تو ٹرین کا ڈرائیور اُسے اپنے لئے ایک اعزاز سمجھتا ہے۔

نادرا جیسے ہائی ٹیک ادارے جس کے اوپر باقی تمام اداروں اور ایک جدید پاکستان کے مستقبل کا انحصار ہے کے سربراہ کے لئے ایک غیر معمولی شخصیت کا حامل ہونا انتہائی ضروری ہے، یعنی تمام ذمّہ داریاں توقعات سے بڑھ کر پوری کرنے کا اہل ہونا۔

ایسے ادارے کے سربراہ کو کسی بھی عوامی فورم پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے بہت محتاط ہونا چاہیے مثلاً ''رئیل ٹائم'' ڈیٹا کیا ہوتا ہے۔ تجزیاتی ٹولز Analytical ٹولز کی انڈسٹری اصطلاح کیا ہے یعنی B I Tools وغیرہ۔ ''دنیا کا سب سے بڑا قابلِ بھروسہ اور مصدقہ ملٹی بائیومیٹرک ڈیٹا بیس'' یقینی طور پر اس دعوے کی بنیاد کسی بین الاقوامی ادارے کی سند ہوگی؟ کم ازکم مجھے کوشش کے باوجود بھی ایسی کسی سند کا سراغ نہ مل سکا۔

کیا ہی اچھا ہوتا کہ ادارے کے سربراہ کی حیثیت سے وہ اس چیز پر روشنی ڈالتے کہ نادرا نے اپنی متعلقہ انڈسری میں کیا ایجادات کی ہیں۔اس ادارے کے پاس کتنے متعلقہ Patents ہیں،۔ پاکستان کی کتنی درسگاہوں کے اشتراک سے کس کس شعبہ میں کیا R&D کی جارہی ہیں۔عوام سے متعلق شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لئے کیا کیا جارہا ہے، مثلاً کال سینٹر، کسٹمر سروسز، NRCs وغیرہ۔کیا کبھی نادرا نے عام آدمی کو بتایا ہے کہ اس کی فراہم کردہ ذاتی معلومات نادرا کے پاس کتنی محفوظ ہیں۔کیا اس سلسلے میں کوئی ڈیٹا پرائیویسی قانون بنانے میں نادرا کا کوئی کردار ہے۔
کیا کبھی نادرا نے کسی بین الاقوامی ادارے سے اپنے سافٹ وئیر اور اندرونی معاملات کا آڈٹ کروایا ہے تا کہ عوام کو معلوم ہو سکے کہ قومی اور حساس نوعیت کی معلومات محفوظ اور بہترین معیار کی ہیں۔یقیناً نادرا کے پاس معلومات کا خزانہ ہے اور اس خزانے کا جتنا بھی استعمال درست سمت میں کیا جائے وہ تعریف کے قابل ہے اور اس کے لئے مستحق ہیں طارق ملک صاحب اور اُن کے پیش رو۔

نادرا کو سب سے پہلے ایک بہترین ادارہ بننا ہے جس کی گواہی اُس کے سربراہ کی جگہ عوام اور باقی متعلقہ ادارے دے سکیں۔کہیں ایسا نہ ہو کہ نادرا کا حال بھی PIA اور ریلوے جیسا ہو کیونکہ یہ وہ ادارے ہیں جو ڈوب ہی نہیں سکتے لیکن افسوس کہ ہم اپنی بہترین صلاحیتوں کا بدترین استعمال کر کے ناممکن کو ممکن بنا دیتے ہیں۔
چونکہ میں ذاتی طور پر تعمیری تنقید کا قائل ہوں اس لئے آنے والے دنوں میں ایک جدید اور ہائی ٹیک ادارہ کیسے بنایا اور کیسے چلایا جاتا پر اپنی گزارشات پیش کرونگا۔

والسلام